اسلامی معاشیات کے اصول

اسلامی اقتصادیات کے چند اصول یہ ہیں

۱- اسلام نے مالداری اور دولت کو حکومت کی باگ ڈور نہیں سونپی ہے جیسا کہ اسلام کی آمد سے پہلے مختلف معاشرہ میں صرف دولت مند شخص ہی حاکم بن سکتا تھا۔ اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ دولت مند شخص حاکم یا گورنر نہیں ہو سکتا ہے بلکہ دولت ہی حاکم بننے کا واحد معیار نہیں ہے۔

۲- اسلام نے مسلمانوں کو مال کے مختلف ذرائع کی طرف توجہ دلائی ہے، چاہے اس کا تعلق صناعت یا تجارت یا شکار یا معدنیات وپٹرول نکالنے سے ہو۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے ﴿ وَأَنزَلْنَا ٱلْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَٰفِعُ لِلنَّاسِ ﴿٢٥﴾ ﴾ (الحدید: ٢٥) "اور لوہا اتارا جس میں بڑا زور ہے اور لوگوں کے لئے منافع ہیں"۔ دوسری جگہ اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿ أَفَرَءَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ﴿٦٣﴾ ءَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُۥٓ أَمْ نَحْنُ ٱلزَّٰرِعُونَ ﴿٦٤﴾ ﴾ (الواقعة: ٦٣ - ٦٤) " کبھی تم نے سوچا، یہ بیج جو تم بوتے ہو، ان سے کھیتیاں تم اگاتے ہو یا ہم ان کے اگانے والے ہیں"۔ اور اسی طرح اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿ وَهُوَ ٱلَّذِى سَخَّرَ ٱلْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا۟ مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا۟ مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى ٱلْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا۟ مِن فَضْلِهِۦ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٤﴾ ﴾ (النحل: ١٤) "وہی ہے جس نے تمھارے لئے سمندر کو مسخر کیا تاکہ تم اس سے تروتازہ گوشت لیکر کھاؤ اور اس سے زینت کی وہ چیزیں نکالو جنہیں تم پہنا کرتے ہو۔ تم دیکھتے ہو کہ کشتی سمندر کے سینہ میں چیرتی ہوئی چلتی ہے۔ یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ تو اپنے رب کا فضل تلاش کرو اور اس کے شکر گذار بنو"۔

۳- اسلام نے عوامی جائداد اور شخصی جائداد کا نظام بنایا ہے اور بتایا ہے کہ کچھ چیزیں ایسی ہیں جس میں یہ جائز نہیں ہے کہ اس کے مالک چند اشخاص ہوں بلکہ یہ عوامی پراپرٹی ہو گی، یہ وہ چیزیں ہیں جس سے امت اسلامیہ کا کوئی شخص مستغنی نہیں ہو گا، یہ چیزیں حالات اور زمانے کے اعتبار سے بدلتی رہتی ہیں۔ رسول اللہ نے تین چیزوں کی طرف اشارہ کیا ہے: پانی، گھاس اور آگ، کیونکہ یہ چیزیں اسلام کے ابتدائی دور کی صحراوی زندگی میں منتشر تھیں۔ ان تینوں چیزوں پر اس کے مشابہ دوسری چیزوں کو قیاس کیا جاسکتا ہے۔ جیسے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عراق میں فتح شدہ زمین کو ملک کی عوامی جائداد قرار دیا تھا۔ اسی طرح خلیفہ عمر بن عبد العزیز نے ان تمام چیزوں کو واپس کر دی تھیں جو ان سے پیش رو امراء کو حاصل تھیں جیسے ہبہ کی ہوئی چیز وغیرہ بلکہ اسے عوائی جائداد میں منتقل کر دیا تاکہ تمام لوگوں کو اس سے فائدہ ہو، چند لوگوں تک محدود نہ رہے۔

اسلام نے شخصی جائداد کا اقرار کیا ہے اور اس کی حوصلہ افزائی بھی کی ہے، صاحب جائداد کے لئے اس کی حفاظت کی ہے۔ یہ انسانی فطرت کے عین مطابق ہے۔ اسلام نے شخصی جائداد کے حصول کے لئے حلال ذرائع کی شرط لگائی ہے اور اس میں زکوٰۃ جیسے حقوق کو ادا کرنا فرض قرار دیا ہے۔ اس کے پیچھے اسلام کا مقصد یہ ہے کہ جائداد و دولت قابو میں رہے نہ کہ مطلق العنان ہو جائے۔ اسے اجتماعی فرض منصبی قرار دیا ہے تاکہ اس کی منفعت پورے معاشرہ کے لئے ہو۔ مثال کے طور پر اگر دولت غلط آدمی کے ہاتھ لگ جائے لیکن اس کی ذمہ داری اور مینجمنٹ ایسے آدمی کے پاس ہو جو معاشرہ کی مصلحتوں کا خیال رکھ کر اپنی ذمہ داری کو ادا کرتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ یہ غلط آدمی سیدھے راستے کی طرف آجائے۔

۴- اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا ہے کہ بڑی بڑی جائدادیں چند ہاتھوں میں ہوں اور نہ ہی وہ اس میں زکاۃ نکالتے ہوں کیونکہ اس سے امیروں اور غریبوں کے درمیان دوری بڑھتی ہے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةًۢ بَيْنَ ٱلْأَغْنِيَآءِ مِنكُمْ ۚ ﴿٧﴾ ﴾ (الحشر: ۷) "تاکہ مالداروں کے درمیان ہی گردش نہ کرتا رہے"۔

۵- اسلام نے لوگوں کے درمیان تفاوت کو جائز قرار دیا اور تفاوت کا معیار محنت و مشقت، عمل اور صلاحیتوں کو بنایا ہے۔ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: ﴿ وَٱللَّهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ فِى ٱلرِّزْقِ ۚ ﴿٧١﴾ ﴾ (النحل: ۷۱) "اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر رزق میں فضیلت دی ہے"

۶- اسلام نے مالدار کے مال میں فقراء کا حصہ متعین کیا ہے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ وَفِىٓ أَمْوَٰلِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَٱلْمَحْرُومِ ﴿١٩﴾ ﴾ (الذاریات: ۱۹) "ان کے مالوں میں سائل اور محروم کے لئے حق ہے"۔

۷- اسلام نے مسلم حکومت پر واجب قرار دیا ہے کہ وہ امیروں کی طرف سے غریبوں پر ہونے والے ظلم و زیادتی کو روکے۔ اسی لئے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مانعین زکاۃ سے قتال کیا کیونکہ اس میں اسلامی قانون کی مخالفت، فقراء پر ظلم اور ان کے حقوق کی پامالی ہے۔